مکتبہ افکار رضا

جوامع الکلم نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم
جوامع الکلم نبی



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب کا نام	جوامع الکلم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کاوش	سید کامران عطاری مدنی
صفحات	43
اشاعت	---
مکتبہ	مکتبہ افکارِ رضا
رابطہ	+923155322470

فہرست

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ ربُّ العزت کے لیے ہیں، جس نے ہمیں ہدایت اور راہنمائی کے لیے قرآنِ مجید اور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کی تعلیمات عطا فرمائیں۔ اللہ پاک کے پسندیدہ اور منتخب بندے، سیدنا محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں ہماری راہنمائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلنے والے ہر لفظ میں انسانوں کی فلاح کی راہیں چھپی ہوئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کے کلمات میں ایسا اثر تھا کہ وہ کم الفاظ میں بے شمار معانی اور حکمتیں سموئے ہوئے تھے، جنہوں نے پوری انسانیت کو راہنمائی فراہم کی۔

یہ رسالہ **"جوامع الکلم نبی صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم"** نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کے اس عظیم فیضان اور کلام کی اہمیت کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کے لیے ایک نیا اقدام ہے۔

جوامع الکلم وہ کلمات ہیں جو عبارت کے لحاظ سے مختصر اور معانی و مطالب کے لحاظ سے جامع ہوں۔ یہ کلمات نہ صرف دینی تعلیمات کے باب میں بلکہ اخلاقی، معاشرتی اور انفرادی اصلاح کے لحاظ سے بھی ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کے اقوال میں ایسی حکمتیں چھپی ہیں جو ہر زمانہ اور ہر دور کے انسانوں کے لیے یکساں طور پر راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

اس رسالہ میں ہم نے جوامع الکلم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے، تاکہ ہم ان عظیم کلمات کو سمجھیں، ان سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی زندگیوں کو نبیِ کریم صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں بہتر بنا سکیں۔ ان کلمات میں ہماری دنیا و آخرت کی فلاح کا راز چھپا ہوا ہے۔ جوامع الکلم میں نہ صرف اللہ کی رضا کے حصول کی راہنمائی ہے بلکہ انسانوں کے باہمی تعلقات، اخلاقی اقدار، عدلیہ، تجارت، سیاست اور معاشرتی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی ہدایات موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جوامع الکلم کو سمجھیں، ان پر غور کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں کامیابی حاصل کر سکیں اور اللہ کی رضا کے قریب ہو سکیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلمات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیں اپنی زندگیوں کو کلماتِ مصطفیٰ کی روشنی میں بہتر بنانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

جوامع الکلم نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی أرسل رسولہ بالھدی ودین الإسلام، وأکرمہ بالکوثر وحسن الکلام، فجعل بیانہ نورًا للأذھان، وخلوصًا للأفھام، والصلوۃ والسلام علی من أوتی جوامع الکلم، النبی الأمی إمامًا، أفصح الثقلین لسانًا، وأعذبھم بیانًا، وعلی آلہ وأصحابہ الذین ھم سفینۃ النجاۃ ونجوم الھدایۃ ومعالم الاقتداء إلی یوم القیامۃ.

أما بعد:

بے شک جوامع الکلم، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا کئے گئے، آپ کے عظیم معجزات میں سے ایک منفرد اور بے مثال معجزہ ہے۔ یہ مختصر مگر جامع کلمات آپ کی نبوت کی روشن دلیل اور آپ کے مقامِ رسالت کا واضح ثبوت ہیں۔ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسے الفاظ عطا فرمائے جو اپنی مقدار میں مختصر، مگر اپنے معانی میں بے حد وسیع، علوم میں گہرے اور حکمتوں سے لبریز ہیں۔ یہ کلمات نسل در نسل منتقل ہوتے ہوئے انسانیت کی عقلوں کو روشن اور دِلوں کو منور کرتے چلے آ رہے ہیں۔

جوامع الکلم کی تعریف

"جوامع" یہ جامع کی جمع ہے، اور جامع الکلم ایک عربی ترکیب ہے جس میں دو لفظ ہیں۔ اِن کے لغوی معنیٰ درج ذیل ہیں:

جامع: جمع کرنے والا، یکجا کرنے والا، یا وسیع معانی کا حامل۔

الکلم: "کلمہ" کی جمع ہے، جس کے معنیٰ ہیں الفاظ یا کلمات۔

لہٰذا جامع الکلم کا لغوی مطلب ہے کہ ایسے الفاظ جو مختصر ہوں لیکن اپنے اندر وسیع معانی کو سموئے ہوئے ہوں۔ یہ اصطلاح خاص طور پر نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مختصر مگر جامع فرامین کے لیے استعمال ہوتی ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسی فصاحت وبلاغت عطا کی گئی کہ آپ اپنے مختصر جملوں میں گہری حکمت اور وسیع راہنمائی فراہم کرتے تھے۔

جامع الکلم کی اصطلاحی تعریف و معنٰی کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جامع کلمات سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک نے وہ بہت سی باتیں، جو اس سے پہلے کتابوں میں تفصیل سے لکھی جاتی تھیں، چند مختصر الفاظ یا جملوں میں جمع کر دیں۔[1] یعنی یہاں بھی جامع کلمات سے مراد ایسی گفتگو ہے جو الفاظ میں مختصر اور معانی میں وسیع ہو۔ یہ خصوصیت قرآن کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی احادیث میں بھی پائی جاتی ہے۔[2]

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جوامع الکلم کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مختصر اور جامع کلمات عطا فرمائے، جن میں وہ باتیں شامل ہیں، جو پچھلی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ لکھی جاتی تھیں۔ یہ باتیں ایک یا دو جملوں میں بیان کر دی گئی ہیں۔

اکثر ائمہ کا قول یہ ہے کہ جامع کلمات وہ الفاظ ہیں جن کے الفاظ تھوڑے ہوں

---

1 ... صحیح البخاری، 4/413، حدیث: 7013، دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ... اکمال المعلم بفوائد مسلم، 6/466، دار الوفا للطباعۃ والنشر والتوزیع، مصر

مگر معانی بہت زیادہ ہوں۔[1]

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا معجزہ

اللہ پاک نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے شمار معجزات اور خصوصیات سے نوازا، جو آپ کی نبوت اور رسالت کی سچائی پر واضح دلیل ہیں۔ ان میں ایک عظیم اور منفرد معجزہ **"جوامع الکلم"** کا عطا ہونا ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اقوال میں پائی جانے والی فصاحت، بلاغت، اور حکمت کی ایک مثال ہے۔

اس کا پسِ منظر یہ ہے کہ زمانۂ بعثت میں عرب میں فصاحت و بلاغت کا دور دورہ تھا۔ اہلِ عرب اپنی زبان اور بیان کی قوت میں مشہور تھے، یہاں تک کہ تقریر و کلام کے مقابلے ہوتے اور ہر شخص اپنی زبان کے کمالات پر فخر کرتا تھا۔ جہاں الفاظ کی عمدگی اور جملوں کی اثر انگیزی کو بہت مانا جاتا تھا۔ ایسے ماحول میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جوامع الکلم عطا ہونا ایک عظیم معجزہ تھا کیونکہ جب بھی کسی نبی کو اللہ کی طرف سے مبعوث کیا جاتا تو وہ اپنے زمانے کی خصوصیات کے مطابق ایک ایسا معجزہ لاتا جو اُس علاقے کے لوگوں کی خصوصیت کے مطابق اور انہیں عاجز کر دینے والا ہوتا۔ لہٰذا اِسی تناظر میں اللہ پاک نے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسا معجزہ دیا جو زبان و بیان کی عظمت اور اپنی بے مثال فصاحت کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جوامع الکلم نہ صرف اہلِ عرب بلکہ تمام انسانوں کے لیے ہدایت اور علم و فہم کا خزانہ ہیں، اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اقوال قرآنِ کریم کے ساتھ معجزہ بن کر انسانیت کے لیے ایک راہنمائی کا پیغام ہیں، جو ہر دور میں قابلِ استفادہ ہیں۔

---

1 ... الکوثر الجاری الی ریاض احادیث البخاری، 11 / 135، دار احیاء التراث العربی بیروت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و دیگر اصحاب سے روایت کردہ احادیثِ مبارکہ میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس معجزہ اور دیگر عطاؤں کا ذکر فرمایا ہے جو اللہ نے آپ کو خصوصی طور پر عنایت کیں۔ حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«بعثت بجوامع الكلم، ونصرت بالرعب، وبينا أنا نائم أتيت بمفاتيح خزائن الأرض فوضعت في يدي»

یعنی ”مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، جب میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔“[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”مجھے رعب کے ذریعے مدد دی گئی، اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے۔“[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے:

1. مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے
2. رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی

---

1 ... صحیح البخاری، 4/ 413، حدیث: 7013، دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ... صحیح مسلم، ص 211، حدیث: 1172، دار الکتاب العربی

3. میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا
4. میرے لیے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنایا گیا
5. مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا
6. اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔[1]

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور فرمایا: لوگوں کو دعوت دو، خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ، آسانی پیدا کرو اور سختی نہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ان دو مشروبات کے بارے میں فتویٰ دیجیے جو ہم یمن میں بناتے ہیں:

1. بتع، جو شہد سے تیار کیا جاتا ہے اور نشہ آور ہو جاتا ہے۔
2. مزر، جو جَو اور مکئی سے تیار کیا جاتا ہے اور نشہ آور ہو جاتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جامع کلمات عطا کیے گئے تھے، اس لیے آپ نے فرمایا:) "میں ہر اس نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں جو نماز سے غافل کر دے۔"[2]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا:

«خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما كالمودّع، فقال: أنا محمد

---

1 ... صحیح مسلم، ص210، حدیث:1167، دار الکتاب العربی

2 ... صحیح مسلم، ص854، حدیث:5216، دار الکتاب العربی

النبی الأمی۔ قالہ ثلاث مرات۔ ولا نبی بعدی، أوتیت فواتح الکلم وخواتمہ وجوامعہ»

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہمارے پاس اس طرح تشریف لائے جیسے الوداع کہنے والے ہوں اور فرمایا: میں محمد ہوں، نبی اُمّی ہوں۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی: اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مجھے کلام کے ابتدائی، اختتامی اور جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔ (1)

اقوالِ ائمہ

جوامع الکلم کا تصور اسلامی تعلیمات میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو "جوامع الکلم" عطا کیے، جو نہ صرف مختصر ہیں بلکہ معانی اور حکمت کے وسیع سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ دونوں میں مختصر مگر گہرے معانی رکھنے والے بکثرت الفاظ آئے ہیں جنہیں بڑی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

ائمۂ دین نے بھی جوامع الکلم کی اس خصوصیت کو بہت عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کے اقوال میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے الفاظ کو گہرائی اور تدبر کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کی جائے تاکہ ان کے پوشیدہ معانی اور حکمت کے راز آشکار ہوں۔

ذیل میں ائمہ کے اقوال پیش کیے جا رہے ہیں جو جوامع الکلم کی توضیح و تشریح، ان کی عظمت کے بیان اور ان پر غور و فکر کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

---

1 ... مسند احمد، 11 / 179، حدیث: 6606، مؤسسۃ الرسالہ، جامع العلوم والحکم، 1 / 54، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اللہ پاک نے جب اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیغامِ وحی پہنچانے کا منصب عطا کیا اور دینِ اسلام کو بیان کرنے کا مقام دیا تو ان کو زبانوں میں سے سب سے زیادہ فصیح و بلیغ اور واضح کلمات والی زبان عطا فرمائی تاکہ وہ اپنی شخصیت کے ساتھ پیغامِ تبلیغ کو ادا کریں، بات کو مضبوط بیان کریں اور تعارف کے ساتھ پہنچائیں۔ پھر اللہ نے انہیں جوامع الکلم (مختصر مگر جامع کلمات) عطا کیے جو ان کی نبوت کے لیے معاون اور ان کی رسالت کی علامت بنے تاکہ ان مختصر الفاظ میں وسیع علم شامل ہو اور سننے والوں کو یاد رکھنے اور محفوظ کرنے میں آسانی ہو۔[1]

کلامِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جامعیت

جو شخص ان کے جامع کلام کو تلاش کرے گا، وہ ان کے بیان کی جامعیت پائے گا۔ میں نے ان میں سے مختلف قسموں کو بیان کیا اور چند ایسے الفاظ نقل کیے ہیں جو ان کے مشابہ اقوال اور ان کے ہم مثل الفاظ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مثلاً فیصلے اور احکام کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول:

اَلْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيُرَدُّ عَلٰى أَقْصَاهُمْ

”مومنوں کے خون برابر ہیں اور وہ دوسروں کے خلاف ایک ہاتھ ہیں اور ان کی ذمہ داریوں کو ان کے ادنیٰ افراد پورا کرتے ہیں۔“[2]

---

1 ... غریب الحدیث للخطابی، 1/64، دار الفکر دمشق

2 ... سنن ابن ماجہ، 3/294، حدیث: 2683، دار المعرفہ بیروت

اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا قول: ”منیحہ [1] واپس کیا جاتا ہے، عاریتاً دی گئی چیز لوٹائی جاتی ہے، قرض ادا کیا جاتا ہے، اور ضامن ذمہ دار ہوتا ہے۔“[2]

یہ دونوں احادیث اپنے مختصر الفاظ کے باوجود انسانی جان اور مال کے عمومی احکام کا احاطہ کرتی ہیں۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا قول: ”اللہ سے یقین اور عافیت مانگو۔“[3] اس جامع نصیحت پر غور کریں تو آپ اس میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیوں کو شامل پائیں گے، کیونکہ آخرت کے معاملات کا انحصار یقین پر ہے اور دنیا کے معاملات کا انحصار عافیت پر ہے۔ لہٰذا ہر وہ عبادت جو یقین کے بغیر ہو وہ ضائع ہے اور ہر وہ نعمت جو عافیت کے بغیر ہو، وہ پریشانی کا باعث ہے۔ اس طرح یہ مختصر بات دین کے عمومی اصولوں اور دنیا کے عام مفادات کو شامل ہے۔

کلام میں جدّت

ان کی فصاحت اور بیان کی خوبصورتی میں یہ بھی شامل ہے کہ انہوں نے ایسے الفاظ استعمال کیے جو عربوں سے پہلے نہ سنے گئے اور ان کے قدیم کلام میں نہیں پائے جاتے تھے، جیسے:

1. ”مات حتف أنفه“ (اپنی موت مر گیا)،

---

1 ... اس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لیے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کر دے۔ (بہارِ شریعت، 3/330)

2 ... سنن ترمذی، 3/504، حدیث: 2120، دار الغرب الاسلامی بیروت

3 ... ترمذی، 5/327، حدیث: 3569، دار الفکر

2. "حمی الوطیس" (جنگ شدت اختیار کر گئی)،
3. اور مسلمان و کافر کے متعلق ان کا قول: "لا تراءی ناراھما" (دونوں کی آگ ایک دوسرے کو نہ دکھائی دے)۔

ان الفاظ کو ضرب الامثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے شریعت کے اصطلاحی الفاظ ایجاد کیے، جن کی تفصیل یہاں نہیں دی جا رہی۔

دقیق الفاظ

ان کی فصاحت اور وسعتِ بیان یہ بھی ہے کہ ان کے کلام میں کبھی ایسے غریب اور مشکل الفاظ بھی ہوتے ہیں جن کو ان کے قریبی صحابہ اور عرب بھی مشکل سے سمجھ پاتے۔ مثلاً:

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے پوچھا: "جہنمی کون ہے؟" آپ نے فرمایا: "ہر قعبری"۔ اس نے پوچھا: "یارسول اللہ! قعبری کون ہے؟" آپ نے فرمایا: "جو اہلِ خانہ، قبیلے اور ساتھیوں پر سخت ہو۔" اسی طرح فرمایا: "ہر جظ جعظ جہنمی ہے۔" پوچھا گیا: "جظ کیا ہے؟" فرمایا: "موٹا شخص۔" پوچھا: "جعظ کیا ہے؟" فرمایا: "اپنے نفس (کی اتباع) میں (پڑا ہوا) بڑا شخص۔"[1]

منظم جملے اور مرتب کلام

ان کے بیان کی خوبصورتی میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ کلام کو ترتیب دیتے اور ہر جملے کو اس کے مناسب مقام پر رکھتے ہیں۔ ایک روایت ہے ایک دیہاتی نے رسول اللہ

1 ... غریب الحدیث للخطابی، 1/66، دار الفکر، دمشق

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کیا: "مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔" آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: أعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة قَالَ أليستا وَاحِدَة قَالَ لَا عتق النَّسمَة أَن تنفرد بِعتقِهَا وَفك الرَّقَبَة أَن تُعطِي فِي ثمنهَا یعنی "گردن آزاد کر اور غلام کو رہائی دلا۔" اس نے پوچھا: "کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "نہیں، گردن آزاد کرنا یہ ہے کہ تم خود آزاد کرو اور غلام کو رہائی دلانا یہ ہے کہ اس کی رہائی میں مالی مدد کرو۔"(1)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا یعنی "اللہ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات کو سنا، اسے یاد کیا، سمجھا اور آگے پہنچایا۔"(2)

غور کریں کہ آپ نے پہلے یاد کرنے کی شرط رکھی، پھر اسے سمجھنے اور محفوظ رکھنے کی تاکید کی اور آخر میں اسے پہنچانے کا حکم دیا۔(3)

جوامع الکلم کی صوفیانہ تشریح

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اہلِ عرفان کے ہاں اس کا مفہوم یہ ہے: مجھے زبان کی صفات اور مقامات کے کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا اور اللہ کی طرف سے وہ حقائق عطا کیے گئے جو اس بحر سے مخلوق کے لیے ظاہر ہوئے۔ یہ حقائق ذات کے حقائق ہیں اور حق میری زبان و بیان کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔(4)

---

1. ... الترغیب والترہیب، 3/61، دار الکتب العلمیہ
2. ... ترمذی، 4/298، حدیث: 2665، دار الفکر بیروت
3. ... غریب الحدیث للخطابی، 1/67، دار الفکر، دمشق
4. ... المبین المعین لفہم الاربعین، ص40

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "غور و فکر اور سمجھ بوجھ کے ساتھ ایک آیت کی تلاوت مکمل قرآن بغیر تدبر و تفکر کے ختم کرنے سے بہتر ہے۔ انسان کو چاہیے کہ کسی آیت پر غور و فکر کرتے ہوئے رک جائے، چاہے پوری رات کیوں نہ گزر جائے، کیونکہ قرآن کے ہر لفظ کے تحت بے شمار راز پوشیدہ ہیں جن تک رسائی صرف صفائے قلب اور صدقِ عمل کے ساتھ باریک بینی سے سوچنے کے ذریعے ممکن ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے اقوال کا مطالعہ بھی اسی طرز پر ہونا چاہیے، کیونکہ آپ کو جامع کلمات عطا کیے گئے تھے۔ آپ کے ہر کلمہ میں حکمت کے سمندر پنہاں ہیں اور اگر کوئی عالم ان پر حق کے ساتھ غور کرے تو اپنی پوری عمر ان کے معانی کے مطالعے میں صرف کر سکتا ہے۔"[1]

المواھب اللدنیہ میں ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ کلم، کلمہ کی جمع ہے اور اللہ پاک کے کلمات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ پس ایک کلمہ بھی کئی معنوی کلمات پر مشتمل ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو جامع کلمات کا علم عطا کیا گیا تو آپ کو قرآن کے ذریعے اعجاز بھی دیا گیا جو کہ اللہ پاک کا کلام ہے اور اللہ پاک کی طرف سے ترجمانی کرتا ہے۔

چنانچہ، یہ اعجاز اس ترجمانی (قرآن) میں ظاہر ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لیے مخصوص تھی کیونکہ ایسے معانی جو مادی شکلوں سے مجرد و خالی ہوں ان میں بذاتِ خود اعجاز کا تصور ممکن نہیں، بلکہ اعجاز ان معانی کو حروف کے نظم سے مرتب کیے گئے کلمات کی صورت میں مربوط کرنے میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو

---

1 ... احیاء علوم الدین، 4 / 431، دار المعرفہ بیروت

حق کی زبان، اس کا کان، اور اس کی آنکھ قرار دیا گیا ہے۔"(1)

اسی طرح اکمال المعلم میں ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس فرمان: "مجھے جامع کلمات اور ان کا خاتمہ عطا کیا گیا" کا مطلب یہ ہے کہ ایسی گفتگو ہے جو الفاظ میں مختصر اور معانی میں وسیع ہو۔(2)

امام ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس فرمان: "مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے" کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ایسے مختصر الفاظ عطا کیے گئے جن میں بہت سے معانی سموئے ہوئے ہیں۔

امام ازہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اس سے مراد قرآن ہے۔"(3)

کشف المشکل من حدیث الصحیحین میں ہے: "جہاں تک جامع کلمات کا تعلق ہے، تو یہ بہت سے معانی کو مختصر الفاظ میں جمع کرنے کا عمل ہے۔ اس میں تفہیم اور استنباط کی ترغیب دی جارہی ہے۔"(4)

التوضیح لشرح الجامع الصحیح میں ہے: "جہاں تک جامع کلمات کا تعلق ہے، تو یہ قرآن ہے، کیونکہ اس میں آیات مختلف معانی کے ساتھ مختلف تاویلوں میں آتی ہیں اور ہر تاویل اپنے صاحبِ تاویل کے لیے برکت کا باعث ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: "ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا"(5) اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ الکتاب

1... المواھب اللدنیہ 2/348، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ مصر
2... اکمال المعلم بفوائد المسلم، 6/466 دار الوفا، مصر
3... غریب الحدیث لابن الجوزی، 1/171، دار الکتب العلمیہ بیروت
4... کشف المشکل من حدیث الصحیحین، 3/349، دار الوطن، الریاض
5... پ7، الانعام:38

(قرآن) ہی جامع کلمات ہے۔

اسی طرح اللہ پاک نے فرمایا: ”اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو“۔[1] اگر یہ آیت دنیا اور آخرت کی تمام تدابیر کے بارے میں نازل ہوتی تو یہی ان دونوں کے لیے کافی ہوتی۔

ابن التین نے بھی کہا: جامع کلمات سے مراد قرآن ہے، کیونکہ اللہ پاک نے اس میں کم الفاظ کے ذریعے بہت سے معانی جمع کر دیئے ہیں۔ اور اسی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جامع کلمات عطا کیے گئے تھے، یعنی آپ کی باتیں کم الفاظ میں بہت سے معانی سموئے ہوئے ہوتی تھیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں جو لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرتا ہے، لیکن جامع کلمات نہیں جانتا۔“ یعنی وہ شخص مختصر اور جامع بات کیوں نہیں کرتا اور فضولیات سے کیوں نہیں بچتا؟

ابنِ شہاب نے جو امام اسماعیلی سے نقل کیا اس کے مطابق جامع کلمات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے اس سے پہلے کی کتابوں میں جتنی باتیں فرمائیں ان سب کو ایک یا دو باتوں میں جمع کر دیا۔

علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس کا مطلب ہے باتوں کو اجمالی طور پر بیان کرنا تاکہ معانی مکمل ہو جائیں۔ اس میں تفہیم اور استنباط کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ ان معانی کو سمجھا جائے اور ان نکات کو واضح کیا جائے جو ان میں پوشیدہ ہیں۔[2]

---

1 ... پ9الاعراف:199

2 ... التوضیح لشرح الجامع الصحیح، 18/107، دار النوادر۔ دمشق

اسی طرح عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں عظیم محدث علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”میں کہتا ہوں: جوامع الکلم میں جو اضافت ہے وہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے یعنی ایسے کلمات کہ الفاظ کم ہوں اور معانی زیادہ ہوں۔

علمائے کرام نے مزید فرمایا: اس میں ان معانی کو نکالنے اور ان دقیق نکات کو واضح کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جو ان میں چھپے ہوئے ہیں۔ [1]

جوامع الکلم کی اقسام

جوامع الکلم سے مراد کیا ہے؟ اس معاملہ میں اختلافی اقوال میں تطبیق بات یہی ہے کہ جوامع الکلم جو نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خاص طور پر عطا کئے گئے ہیں، دو قسموں پر مشتمل ہیں:

پہلی قسم

وہ جو قرآن میں موجود ہے، جیسے اللہ پاک کا فرمان: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ﴾ (ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے) [2]

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس آیت نے کوئی بھلائی ایسی نہ چھوڑی جس کا حکم نہ دیا ہو اور کوئی برائی ایسی نہ چھوڑی جس سے منع نہ کیا ہو۔

---

1 ... عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، 14 / 235، دار احیاء التراث العربی بیروت

2 ... پ14، النحل: 90

دوسری قسم

وہ کلمات جو نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اقوال کی صورت میں احادیث و سنن میں موجود ہیں۔[1]

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتح المغیث میں لکھتے ہیں:

وَلِكَوْنِهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ أُوتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَاخْتُصِرَ لَهُ الْكَلِمُ اخْتِصَارًا. وَغَيْرُهُ وَلَوْ كَانَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَلَاغَةِ بِأَقْصَى غَايَةٍ لَيْسَ مِثْلَهُ، بَلْ قَدْ يُظَنُّ تَوْفِيَةُ اللَّفْظِ بِمَعْنَى اللَّفْظِ الْآخَرِ، وَلَا يَكُونُ كَذٰلِكَ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ كَمَا عُهِدَ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَحَادِيثِ.

"اور چونکہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جوامع الکلم دیئے گئے اور ان کے لیے کلمات کو انتہائی مختصر کر دیا گیا تھا۔ دوسرے لوگ، چاہے وہ فصاحت اور بلاغت میں اپنی انتہاء تک پہنچے ہوں، ان کے جیسے نہیں ہو سکتے۔ کبھی یوں گمان ہوتا ہے کہ ایک لفظ کا معنٰی دوسرے لفظ کے معنٰی کو پورا کر رہا ہے، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے، جیسا کہ بہت سی حدیثوں میں پایا جاتا ہے۔"[2]

یہی امام دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: "اس کا حاصل یہ ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کم الفاظ میں، مگر بہت زیادہ معانی کے ساتھ بات کرتے تھے۔ سلیمان بن عبد اللہ النوفلی نے کہا: نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کم کلمات میں بات کرتے تھے جن میں بہت سارے معانی شامل ہوتے تھے۔ اور کسی نے کہا: اس سے مراد قرآن ہے

1... جامع العلوم والحکم، 1/55، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

2... فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث، 3/140، مکتبۃ السنہ، مصر

جیسا کہ ان کے قول "بعثت" میں ہے، اور قرآن لفظوں کے اختصار اور معانی کی وسعت میں بے مثال ہے۔ ایک اور نے کہا: قرآن اور وہ تمام چیزیں جو نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی زبان سے آئی ہیں، ان کے اندازِ گفتگو میں اختصار، ابلاغ اور درستی ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ہمیں جوامع الکلم اور ان کے ابتدائی الفاظ سکھاتے تھے۔ یہ حدیث بخاری میں باب الاعتصام کے آغاز میں آئی ہے۔"[1]

1 ... الاجوبۃ المرضیۃ فیما سئل السخاوی عنہ من الاحادیث النبویۃ، 2/597، دار الرایہ للنشر والتوزیع

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جامع کلمات

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کلمات اپنے اختصار میں وسعت اور گہرائی میں حکمت کا نمونہ ہیں۔ یہ کلمات انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں اور ان میں علم و عرفان کی ایک دنیا پوشیدہ ہے۔ ان کا فہم انسان کو نہ صرف عملی زندگی میں کامیابی کی راہ دکھاتا ہے بلکہ روحانی ترقی کے دروازے بھی کھولتا ہے۔ ذیل میں ایسے ہی کلمات ملاحظہ کیجئے جو ہماری دنیا و آخرت کی بہتری کا سامان لئے ہوئے ہیں:

1. مومن ایک عمارت کی طرح ہیں، ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔[1]
2. میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔[2]
3. میرے صحابہ نمک کی مانند ہیں، کھانے کو ان کے بغیر اچھا نہیں بنایا جاسکتا۔[3]
4. میری امت بارش کی طرح ہے، معلوم نہیں کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخری، جہاں بھی گرتی ہے فائدہ پہنچاتی ہے۔[4]
5. تمہارے حکام تمہارے اعمال کے مطابق ہوں گے، اور جیسے تم ہو ویسے ہی حکمران تم پر مقرر ہوں گے۔[5]

1... بخاری، 2/127، حدیث:2446، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... مشکوۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018، دار الکتب العلمیہ بیروت

3... مشکوۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018، دار الکتب العلمیہ بیروت

4... شرح السُّنۃ، 7/174، حدیث:3756، دار الکتب العلمیہ

5... مشکوۃ المصابیح، 2/11، حدیث:3717، دار الکتب العلمیہ بیروت

6. نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا، اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔[1]
7. دِلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگتا ہے، دِلوں کا زنگ استغفار کے ذریعے دور ہوتا ہے۔[2]
8. مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔[3]
9. لوگ اُن سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہیں۔[4]
10. مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔[5]
11. جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھوایا تو فرمایا: یہ معاہدہ ہمارے درمیان تھیلے کی گرہ کی مانند ہے، اگر اس کا ایک حصہ کھل جائے تو سب کھل جائے گا۔
12. بے صبرا (مسافر) نہ زمین طے کرتا ہے اور نہ سواری بچتی ہے۔
13. اپنے گھر والوں پر چھڑی نہ اٹھاؤ۔
14. آدمی کی جنت اس کا گھر ہے۔
15. قبر بہترین سسرال ہے۔

1... ترمذی، 4/305، حدیث:2679، دار الفکر

2... مجمع الزوائد، 10/346، حدیث:17575، دار الفکر

3... صحیح مسلم، ص1222، حدیث:7498، دار الکتاب العربی

4... صحیح مسلم، ص1057، حدیث:6499، دار الکتاب العربی

5... سنن ابوداود، 4/365، حدیث:4918، دار احیاء التراث العربی بیروت

16. گندگی کے ڈھیر کی ہریالی سے بچو۔ (اس سے مراد وہ خوبصورت عورت جو برے ماحول میں پلی بڑھی ہو۔)
17. (فوت ہو جانے والی) بیٹیوں کو دفن کرنا عزت و کرامت میں سے ہے۔
18. صدقہ، بیماری اور مصیبت کو چھپانا نیکی کے خزانے میں سے ہے۔
19. اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو۔
20. اپنے مال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو۔
21. چھپ کر دیا گیا صدقہ رب کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔
22. محبت اور دشمنی نسلوں میں منتقل ہوتی ہے۔
23. علما انبیاء کے وارث ہیں۔
24. توبہ گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔
25. ملعون ہے وہ شخص جو ربِّ کریم کے بنائے ہوئے کو گرا دے۔ (یعنی کسی جان کو قتل کرے۔)
26. بخار موت کا پیش خیمہ اور زمین پر اللہ کی قید ہے۔
27. دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔
28. زمین سے لپٹ جاؤ، کیونکہ وہ تم پر مہربان ہے۔
29. جو زور سے ہنسا، اس نے اپنی عقل سے کچھ حصہ کم کر لیا۔
30. مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔
31. سردی کا موسم مومن کے لیے بہار ہے، جب دن چھوٹا ہو تو مومن روزہ رکھتا ہے اور رات لمبی ہو تو عبادت کرتا ہے۔

32. مصیبت زدہ کی فریاد سننا صدقہ ہے۔
33. حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے۔
34. مومن کی فراست سے بچو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔
35. لذتوں کو ختم کرنے والی کو زیادہ یاد کرو، یعنی موت۔
36. شراب ہر برائی کی چابی ہے۔
37. جنت کو مشقتوں سے گھیر اگیا ہے اور جہنم کو خواہشات سے گھیر اگیا ہے۔
38. لوگ سورہے ہیں، جب مریں گے جاگ جائیں گے۔
39. بے شک اللہ بخیل کو ناپسند کرتا ہے۔
40. سخی مر کر بھی زندہ ہوتا ہے۔
41. دِلوں میں یہ بات رکھ دی گئی کہ جو اُن سے بھلائی کریں دل ان سے محبت کریں اور جو برائی کریں دل ان سے نفرت کریں۔
42. اُس شخص سے بچو جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اُس کے شر سے بھی نہ بچا جا سکے۔
43. اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو، اپنے سے اوپر والوں کو نہ دیکھو۔
44. ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہو گا۔
45. دو(2) رُخا شخص اللہ کے نزدیک باعزت نہیں ہو سکتا۔
46. مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔
47. مومن وہ ہے جس پر لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے حوالے سے اعتماد کریں۔
48. اُس شخص کا ایمان نہیں جو امانت دار نہ ہو۔

49. کبھی کبھار ملاقات کرو، محبت بڑھ جائے گی۔

50. جنگ دھوکا ہے۔

51. میانہ روی اختیار کرنے والا تنگ دست نہیں ہوتا۔

52. مومن اپنے وعدوں پر قائم رہتے ہیں۔

53. اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

54. تحفظ کے بغیر محصولات (ٹیکس) نہیں لیا جاسکتا۔

55. تحفہ مشترکہ حق ہوتا ہے۔

56. ایک دوسرے کو تحائف دو، محبت بڑھ جائے گی۔

57. دل ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔

58. برائی کو چھوڑ دینا صدقہ ہے۔

59. حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

60. جو تمہاری کفالت میں ہیں پہلے انہیں دو۔

61. اپنی نسل کے لیے اچھے شریک کا انتخاب کرو۔

62. ان جگہوں سے بچو جو لعنت کے قابل ہوں۔

63. بہترین کام درمیانہ ہوتا ہے۔

64. اس چیز سے بچو جس پر معذرت کرنی پڑے۔

65. مالدار کا قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے۔

66. جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔

67. رات امن کا وقت ہے۔

68. جو دیہات میں جاتا ہے، سخت مزاج ہو جاتا ہے۔

69. ہر ایک کے لیے وہی آسان ہے، جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا۔

70. مجالس امانت پر مبنی ہوتی ہیں۔

71. عہد کی پاسداری ایمان کی نشانی ہے۔

72. تنہائی برے ساتھی سے بہتر ہے۔

73. خوش نصیب وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے۔

74. برکت صبح کے وقت میں ہے۔

75. اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑو، چاہے سلام کے ذریعے ہو۔

76. قسم یا تو گناہ ہے یا پچھتاوا۔

77. ندامت توبہ ہے۔

78. موت (مومن کے لیے) آرام ہے۔

79. مومن طعنہ دینے والا یا لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

80. اُس چیز کو چھوڑ دو جس میں شک ہو، اُس چیز کے لیے جس میں شک نہ ہو۔

81. جو کسی قوم کی تعداد میں اضافہ کرے، وہ انہی میں سے ہے۔

82. اپنے بھائی کی مدد کرو، چاہے ظالم ہو یا مظلوم۔

83. صبر کے ساتھ خوشحالی کا انتظار عبادت ہے۔

84. آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔

85. ہو سکتا ہے تنگدستی کفر تک لے جائے۔

86. اس میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ محبت حاصل کرے۔

87. مشورہ لینے والا مدد کا طلبگار ہوتا ہے اور مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے۔

88. اُس بدن میں کوئی بھلائی نہیں جسے درد نہ ہو اور اس مال میں بھلائی نہیں جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

89. بہترین مال وہ ہے جو سوتی آنکھ کے لیے جاگتا ہو۔(یعنی مالک کے لیے نگہبان ہو)

90. لوگوں کو ان کے مقام کے مطابق عزت دو۔

91. جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آئے تو اس کا احترام کرو۔

92. اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے۔

93. جو پردیس میں فوت ہو، وہ شہید کے برابر ہے۔

94. گھوڑیاں: ان کی پیٹھ حفاظت اور ان کے پیٹ خزانہ ہیں۔

95. بھیڑ بکریاں: ان کی چربی ذریعۂ معاش اور ان کی اون پوشاک ہے۔[1]

96. دین خیر خواہی کا نام ہے۔

97. صبر وہی ہے جو پہلی تکلیف پر ہو۔

98. اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔

99. مہلت ایک نعمت ہے۔

100. مہلت ایک قرض ہے۔

101. اجتماعیت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب۔

102. امانت دولت ہے۔

103. حسب مال ہے اور عزت تقویٰ سے ہے۔

1... الاعجاز والایجاز، ملتقطاً ص27 تا34، دار البشائر دمشق

104. بھلائی ایک عادت ہے اور برائی ضد ہے۔

105. سخاوت فائدہ دیتی ہے اور سختی نحوست ہے۔

106. اولاد بخیل اور بزدل بناتی ہے۔

107. بدگوئی اجنبیت پیدا کرتی ہے۔

108. قرض لینا شرمندگی ہے۔

109. تدبیر نصف زندگی ہے۔

110. مروت نصف عقل ہے۔

111. غم نصف بڑھاپا ہے۔

112. اچھے سوال کرنا نصف علم ہے۔

113. سلام گفتگو سے پہلے ضروری ہے۔

114. دودھ پینا طبیعت کو بدل دیتا ہے۔

115. برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔

116. عمل کا دارومدار اُس کے انجام پر ہے۔

117. کتاب کی عزت اس کو مکمل پڑھنے میں ہے۔

118. دین کی بنیاد پرہیز گاری ہے۔

119. نعمت کا ذکر کرنا شکر ہے۔

120. روزہ ایک ڈھال ہے۔

121. ذمہ دار نقصان اُٹھانے والا ہوتا ہے۔

122. نرمی ہر حکمت کی جڑ ہے۔

123. نیکی اچھے اخلاق میں ہے۔

124. جوانی پاگل پن کا ایک حصہ ہے۔

125. عورتیں شیطان کے جال ہیں۔

126. شراب تمام برائیوں کی ماں ہے۔

127. خیانت جہنم کے انگاروں میں سے ہے۔

128. نوحہ جاہلیت کا عمل ہے۔

129. زنا غربت لاتا ہے۔

130. آنکھوں کا زنا نظر ہے۔

131. بخار جہنم کی تپش سے ہے۔

132. بخار ہر مومن کا دوزخ سے حصہ ہے۔

133. قناعت ایسی دولت ہے جو ختم نہیں ہوتی۔ (1)

134. صبح دیر تک سونا رزق کو روکتا ہے۔

135. عمامے عربوں کے تاج ہیں۔

136. حیا سراسر بھلائی ہے۔

137. حیا ہمیشہ بھلائی لاتی ہے۔

138. مسجد ہر پرہیزگار کا گھر ہے۔

139. حاضر وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا۔

140. ہر نیکی صدقہ ہے۔

---

1 ... شرح کتاب الشہاب فی الحکم والموعظۃ والآداب، ص35 تا60 ملتقطا، دار النوادر

141. لوگوں سے معاملہ فہمی صدقہ ہے۔

142. اچھی بات صدقہ ہے۔

143. جو کسی کا عیب چھپاتا ہے، اسے اس کا اجر صدقے کے طور پر ملتا ہے۔

144. قرابت دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

145. صدقہ بری موت کو روکتا ہے۔

146. صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے۔

147. نیکی، برائی کی جگہ سے محفوظ رکھتی ہے۔

148. انسان قیامت تک اپنے صدقے کی چھاؤں میں ہو گا۔

149. صدقہ گناہ کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

یہ جوامع الکلم نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فطری صلاحیت، الہامی فہم، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلند و بالا ذات کے منفرد امتیاز کو اُجاگر کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت و دانائی میں ایک ایسی گہرائی تھی جو نہ صرف روحانیت کی بلند ترین راہوں کی راہنمائی کرتی، بلکہ دنیاوی معاملات میں عدل و انصاف کا بے نظیر نمونہ پیش کرتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خصوصیات ہر دور کے لیے راہنمائی کا سرچشمہ بنی ہیں۔

خلفائے راشدین کے جامع کلمات

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

1. موت سے پہلے جو تھا وہ بہت آسان تھا جو بعد میں ہو گا وہ بہت مشکل ہو گا۔

2. جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ فارس نے ایک عورت کو حکمران بنایا ہے، تو آپ نے فرمایا: ذلیل ہے وہ قوم جس نے اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کر دیئے![1]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

1. جو شخص اپنے راز چھپائے، اس کے فیصلے کا اختیار خود اس کے پاس رہتا ہے۔

2. اُن لوگوں سے بچو جنہیں تمہارے دل ناپسند کریں۔

3. سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو دوسروں کو سب سے زیادہ معاف کرتا ہے۔

4. آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

5. سب سے بدبخت حکمران وہ ہے جس کی رعایا بدحال ہو۔

6. سانپوں اور موذی جانوروں کو پہلے ڈراؤ، اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں۔

7. کوئی چیز پیچھے ہٹنے کے بعد کم ہی واپس آتی ہے۔

8. جو برائی کو نہ جانے وہ برائی کا شکار ہو جاتا ہے۔

9. ظاہری عزت و وجاہت پاکیزہ لباس میں ہے۔[2]

---

1 ... الاعجاز والایجاز، ص35، دائر البشائر

2 ... الاعجاز والایجاز، ص35 ملتقطا، دائر البشائر

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

1. حسد کرنے والے کو تیرا اتنا بدلہ ہی کافی ہے کہ وہ تیری خوشی سے جلتا ہے۔
2. صدقہ کر کے اللہ کے ساتھ تجارت کرو، تمہیں نفع ہوگا۔(1)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

1. ہر انسان کی قدر اس کی قابلیت کے مطابق ہوتی ہے۔
2. لوگ ذلت کے خوف سے ذلیل ہو جاتے ہیں۔
3. انسان اس چیز کا دشمن ہے جسے وہ نہیں جانتا۔
4. بوڑھے کا مشورہ نوجوان کی عقل سے بہتر ہے۔
5. جس سے بے نیاز ہو جاؤ گے اس کے برابر ہو جاؤ گے۔
6. جس سے حاجت رکھو گے اس کے قیدی بن جاؤ گے۔
7. جس پر احسان کرو گے، تم اس کے حاکم بن جاؤ گے۔
8. اپنے رب کے سوا کسی اور سے امید نہ رکھو۔
9. اپنے گناہوں سے ضرور ڈرو۔
10. جو عطا کے بدلے پر یقین رکھتا ہو، وہ دل کھول کر دیتا ہے۔
11. تلوار یعنی جنگ سے بچ جانے والے لوگ زیادہ تعداد میں بڑھتے ہیں اور زیادہ اولاد والے ہوتے ہیں۔
12. سب سے بہترین مال وہ ہے جو تمہیں کافی ہو۔

---

(1) ... الاعجاز والایجاز، ص36، دار البشائر

13. سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو تمہاری مدد کرے۔

14. حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ ذاتِ باری تعالیٰ پر اپنے یقین کے متعلق فرماتے ہیں: اگر پردہ اُٹھ بھی جائے تو میرے یقین میں اضافہ نہ ہو گا (یعنی مجھے ذاتِ باری تعالیٰ پر اس قدر یقین ہے)۔

15. جو بندہ اپنا مقام و مرتبہ جانتا ہے وہ ہلاک نہیں ہوتا۔

16. میٹھی زبان والے کے دوست زیادہ ہوتے ہیں۔

17. احسان سے آزادی بھی غلام ہو جاتی ہے۔

18. بخیل کے مال کے لیے کسی وارث یا حادثے کی خوشخبری ہے۔

19. ظلم کے ساتھ کامیابی ممکن نہیں۔

20. آزمائش کے وقت بے صبری مکمل مصیبت ہے۔

21. تکبر کے ساتھ کوئی تعریف نہیں۔

22. کنجوسی ہو تو کوئی بھلائی نہیں۔

23. حد سے زیادہ کھانے میں کوئی صحت نہیں۔

24. بدتمیزی میں کوئی عزت نہیں۔

25. حرام خواہش کے ساتھ پرہیز گاری ممکن نہیں۔

26. بحث کے ساتھ محبت ممکن نہیں۔

27. بدلہ لینے میں کوئی حکمت نہیں۔

28. حسد کرنے والے کے لیے سکون ممکن نہیں۔

29. بدکاری کے ساتھ کوئی ملاقات خوشگوار نہیں۔

30. مشورے کو چھوڑ کر کوئی صحیح فیصلہ ممکن نہیں۔

31. جھوٹے شخص کے لیے کوئی عزت نہیں۔

32. مستقل مزاجی کے بغیر وفاداری ممکن نہیں۔

33. تقویٰ سے زیادہ کوئی عزت نہیں۔

34. اسلام سے بڑا کوئی شرف نہیں۔

35. توبہ سے بہتر کوئی وکیل نہیں۔

36. جہالت سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں۔

37. کم عقلی سے زیادہ کوئی بیماری نقصان دہ نہیں۔

38. تمہاری زبان وہی باتیں کرے گی جو تم اسے سکھاؤ گے۔

39. مشورہ سب سے بہترین سہارا ہے۔

40. اللہ پاک اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنی حد پہچانتے ہوئے اس سے آگے نہ بڑھے۔

41. بار بار معذرت کرنا گناہ کی یاد دہانی ہے۔

42. عوام کے سامنے نصیحت کرنا دراصل سرزنش کرنا ہے۔

43. عقل مکمل ہونے پر کلام کم ہو جاتا ہے۔

44. سفارش طالب کا بازو ہے۔

45. منافقت ذلت کا باعث ہے۔

46. گھبراہٹ صبر سے زیادہ تھکا دینے والی ہے۔

47. سوال کرنے والا آزاد ہے، جب تک وہ سوال پورا نہ کرے۔

48. جو غیر ضروری چیزوں کی فکر کرتا ہے، وہ اہم چیزیں کھو دیتا ہے۔

49.(غیر ضروری خواہشوں سے)مایوسی کے ساتھ سکون ممکن ہے۔

50. حرص کے ساتھ محرومی ہے۔

51. زیادہ مذاق کرنے والا عزت کھو بیٹھتا ہے۔

52. خواہش کا غلام عام غلام سے زیادہ ذلیل ہے۔

53. حسد کرنے والا اس شخص سے کینہ رکھتا ہے جس کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔

54. گناہ گار کے لیے کامیابی خود ہی شفاعت بن جاتی ہے۔

55. بہت سے لوگ اپنے نقصان کے لیے دوڑ رہے ہیں۔

56. امیدوں پر بھروسا مت کرو، کیونکہ یہ نادانوں کا سودا ہے۔

57. ضرورت سے زیادہ موافقت نفاق کو جنم دیتی ہے۔

58. حد سے زیادہ اختلاف شقاق (بگاڑ) پیدا کرتا ہے۔

59. بہت سی امیدیں ناکام ہو جاتی ہیں۔

60. بہت سی خواہشیں دھوکا دیتی ہیں۔

61. بعض اوقات امید محرومی کا سبب بنتی ہے۔

62. بعض اوقات فائدے نقصان میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

63. ضرورت سے زیادہ دولت ہلاکت کا پیش خیمہ ہے۔

64. ہر گھونٹ کے ساتھ گھٹن ہے۔

65. ہر لقمے کے ساتھ تکلیف ہے۔

66. جو شخص انجام کے بارے میں زیادہ سوچتا ہے، وہ بہادری سے باز رہتا ہے۔

67. جب مقدر آ جائے تو احتیاط بے کار ہو جاتی ہے۔

68. احسان زبان کو خاموش کر دیتا ہے۔

69. شرف عقل اور اخلاق میں ہے، نہ کہ نسل اور حسب میں۔

70. بہترین نسب اچھا اخلاق ہے۔

71. سب سے عمدہ حسب حسنِ اخلاق ہے۔

72. سب سے بڑی غربت بے وقوفی ہے۔

73. سب سے زیادہ وحشت خود پسندی میں ہے۔

74. سب سے بڑی دولت عقل ہے۔

75. نعمتوں کو بھگانے سے بچو، کیونکہ ہر بھاگی ہوئی چیز واپس نہیں آتی۔

76. زیادہ تر عقلوں کی تباہی لالچ کی چمک میں ہوتی ہے۔

77. لالچ ذلت کی زنجیر ہے۔

78. جو اپنی حقیقت دنیا کے سامنے کھول دے، وہ برباد ہو جاتا ہے۔

79. اگر غربت کا سامنا ہو، تو صدقہ دے کر اللہ کے ساتھ تجارت کرو۔

80. جو نرم ہوتا ہے، اس کی شاخیں کھل جاتی ہیں۔

81. بے وقوف کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔

82. اور عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے۔

83. جو اپنی امیدوں کی لگام کھلی چھوڑ دے، وہ اپنی اجل سے ٹھوکر کھاتا ہے۔

84. جب ہر طرف سے نعمتیں ملیں تو کم شکری سے انہیں دور مت کرو۔

85. جب اپنے دشمن پر قابو پالو، تو معافی کو اس نعمت کا شکر سمجھو۔

86. انسان جو کچھ اپنے دل میں چھپاتا ہے، وہ اس کے چہرے پر اور زبان کی لغزشوں

میں ظاہر ہو جاتا ہے۔

87. اے اللہ! نگاہوں کی غلطیوں کو معاف فرما۔

88. اور زبان کی خطاؤں کو در گزر کر۔

89. دل کی خواہشات سے در گزر فرما۔

90. اور زبان کی لغزشوں کو معاف کر۔

91. بخیل شخص پہلے ہی سے اپنے لیے مصیبت جمع کر رہا ہوتا ہے۔

92. بخیل دنیا میں فقیر کی طرح زندگی گزارتا ہے، لیکن قیامت کے دن امیر کی طرح حساب دے گا۔[1]

---

1 ... الاعجاز والایجاز، ص36 تا 38 ملتقطا، دار البشائر دمشق

﴿3﴾ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ، وَصَبْرًا عَلَى بَلِيَّتِكَ، وَخُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلد عافیت، تیری آزمائش پر صبر اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔[1]

﴿4﴾ اَللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي.

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے بہتر فیصلہ فرما اور میرے لیے (بہتر) انتخاب فرما۔[2]

﴿5﴾ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي.

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری صورت کو خوبصورت بنایا، میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنادے۔[3]

﴿6﴾ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے تو مجھے معاف فرمادے۔[4]

﴿7﴾ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَخْطَأْتُ، وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا جَهِلْتُ، وَمَا تَعَمَّدْتُ.

ترجمہ: اے اللہ! میری خطائیں بخش دے، جو میں نے جان بوجھ کر کیں، جو چھپ

---

1 ... مسند الشہاب، 2/334، رقم: 1470، مؤسسۃ الرسالہ

2 ... مسند الشہاب، 2/334، رقم: 1471، مؤسسۃ الرسالہ

3 ... مسند الشہاب، 2/334، رقم: 1472، مؤسسۃ الرسالہ

4 ... مسند الشہاب، 2/335، رقم: 1474، مؤسسۃ الرسالہ

کر کیں، جو ظاہر کر کے کیں، جو لاعلمی میں کیں اور جو جان بوجھ کر کیں۔[1]

﴿8﴾ اَللّٰھُمَّ آتِ نَفْسِی تَقْوَاھَا، وَزَکِّھَا أَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھَا، أَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا.

ترجمہ: اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اسے پاکیزہ کر دے، تو ہی بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک اور مولیٰ ہے۔[2]

﴿9﴾ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِھِمْ، وَأَدْرَأُ بِكَ فِی نُحُورِھِمْ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان کے شرور سے اور ان کے خلاف تیرے ذریعے حفاظت چاہتا ہوں۔[3]

﴿10﴾ بِكَ أُحَاوِلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ، وَبِكَ أَصُولُ.

ترجمہ: تیرے ذریعے میں کوشش کرتا ہوں، تیرے ذریعے لڑائی کرتا ہوں، اور تیرے ذریعے مقابلہ کرتا ہوں۔[4]

﴿11﴾ اَللّٰھُمَّ وَاقِیَةً کَوَاقِیَةِ الْوَلِیدِ.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایسی حفاظت عطا فرما جیسی نوزائیدہ کی حفاظت کی جاتی ہے۔[5]

﴿12﴾ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِی فِی بُکُورِھَا.

ترجمہ: اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔[6]

---

1 ... مسند الشہاب، 2/337، رقم: 1479، مؤسسۃ الرسالہ

2 ... مسند الشہاب، 2/338، رقم: 1481، مؤسسۃ الرسالہ

3 ... مسند الشہاب، 2/339، رقم: 1482، مؤسسۃ الرسالہ

4 ... مسند الشہاب، 2/339، رقم: 1483، مؤسسۃ الرسالہ

5 ... مسند الشہاب، 2/340، رقم: 1484، مؤسسۃ الرسالہ

6 ... مسند الشہاب، 2/343، رقم: 1494، مؤسسۃ الرسالہ

﴿13﴾ إِلَيْكَ انْتَهَتِ الْأَمَانِيُّ يَا صَاحِبَ الْعَافِيَةِ.

ترجمہ: اے عافیت کے مالک! تمام امیدیں تجھ پر ہی ختم ہوتی ہیں۔[1]

﴿14﴾ رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي.

ترجمہ: اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھوڈال اور میری دعا قبول فرما۔[2]

﴿15﴾ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً سَوِيَّةً، وَمِيتَةً نَقِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے درست زندگی، پاکیزہ موت اور ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جو نہ شرمندہ کرنے والی ہو اور نہ رسوا کرنے والی ہو۔[3]

اس رسالے میں پیش کردہ اقوال و دعائیں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فصاحت وبلاغت اور کلام میں جامعیت کی آئینہ دار ہیں۔ ہر قول اور ہر دعا میں ایک مکمل نظامِ زندگی کی جھلک نظر آتی ہے، جو نہ صرف فرد کی روحانیت میں بلندی کا باعث بنتی ہے، بلکہ معاشرتی سطح پر بھی انصاف، محبت اور اتحاد کا پیغام دیتی ہے۔

ہمیں ان دعاؤں اور اقوال کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے تاکہ ہم اپنی روحانی ترقی اور اخلاقی بہتری کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صراطِ مستقیم اور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اللہ ہمیں ان تعلیمات کو اپنانے،

1... مسند الشہاب، 2/344، رقم: 1495، مؤسسۃ الرسالہ
2... مسند الشہاب، 2/344، رقم: 1496، مؤسسۃ الرسالہ
3... مسند الشہاب، 2/346، رقم: 1498، مؤسسۃ الرسالہ

ان پر عمل کرنے اور دعا کے ذریعے اپنی رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم۔

جوامع الکلم سے متعلق لکھی گئی کچھ کتب

علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کی اُن احادیث کو جمع کیا ہے جو "جوامع الکلم" پر مشتمل ہیں۔

1. حافظ ابو بکر بن السنی نے اس موضوع پر ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام "الإيجاز وجوامع الكلم من السنن المأثورة" رکھا۔
2. قاضی ابو عبد اللہ القضاعی نے جامع اور مختصر کلمات کو جمع کرتے ہوئے ایک بہترین ولاجواب کتاب تصنیف کی جس کا نام "الشہاب فی الحکم والآداب" رکھا۔
3. جامع العلوم والحکم: یہ امام ابنِ رجب الحنبلی کی کتاب ہے جو جوامع الکلم پر مشتمل پچاس احادیث کی شرح پر مبنی ہے۔
4. جوامع الكلم الطيب فی الأدعية والأذكار ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل القفال الشاشی کی تالیف ہے۔
5. علامہ خطابی نے بھی اپنی کتاب "غریب الحدیث" کے آغاز میں چند جامع احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اس طرز پر دیگر ائمہ نے مستقلاً تصانیف وضمناً احادیث لکھیں ہیں۔

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات 3 ارشاداتِ اعلی حضرت

4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات

5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات

6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات 9 فضائلِ درودِ پاک

10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11 حکایاتِ احیاء العلوم

12 کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات

13 علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں

14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان

16 حیات انبیاء پر عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں

18 امامِ اعظم کی ذہانت کے واقعات 19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں

20 اخلاقِ مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں 21 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۱۱ نصیحتیں

22 شانِ ولی 23 زبان کی آفات 24 خدمتِ والدین کا صلہ 25 توسل پر عمدہ دلائل

26 عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27 قیلولہ اور سائنس 28 حفظِ قرآن کے فضائل

29 عاشقانِ رسول کی قبریں 30 امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت

31 ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32 رشوت کی تباہ کاریاں 33 احادیثِ قدسیہ کے انوار

34 تخریجِ احادیثِ فیضانِ سنّت 35 نابالغ بچوں کے احکام ومسائل

36 شانِ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 37 مختلف حکایات و واقعات

38 فحش وڈیوز دیکھنے کا عبرتناک انجام 39 دیّوث کون؟ 40 فتنۂ دجّال

41 مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ کون ؟ 42 امام بخاری علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت

43 امام مسلم علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت 44 سخاوتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قرآن وحدیث کی روشنی میں

45 کالے جادو کا علاج 46 تعویذ پہننا شرک نہیں

47 حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟ علمی و تحقیقی گفتگو 48 خون کے آنسو

49 ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ 50 بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت 51 بزرگانِ دین کا شوقِ تلاوت

52 حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت 53 اسمِ اعظم کی تحقیق

54 بزرگانِ دین کا شوقِ صدقہ وخیرات 55 نَفسِ اَمّارہ کی شرارتیں

56 اذانِ بلال اور سورج کا نہ نکلنا ایک علمی و تحقیقی رسالہ 57 حُسن و جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

58 فراستِ مومن 59 جوامع الکلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 مسئلہ سماعِ موتی پر علمی و تحقیقی گفتگو

2 تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات

3 تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا

4 تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

جوامع الکلم پر مشتمل نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعائیں

جس طرح مختلف دینی و دنیاوی امور سے متعلق نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جوامع الکلم ہیں تو ایسے ہی نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے امت کی راہنمائی و اصلاح اور آخرت کی بہتری کے لیے دعائیں بھی عطا کی ہیں۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ دعائیں مختصر لیکن معانی کے لحاظ سے انتہائی جامع اور گہرائی رکھتی ہیں۔ ان دعاؤں کو سمجھ کر مانگنا اور اپنی زندگی کا حصہ بنانا مومن کے لیے بہترین عمل ہے۔ ذیل میں کچھ جوامع الکلم دعائیں ملاحظہ فرمائیں:

﴿1﴾ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ھٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو عاجزی اختیار نہ کرے، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔ ان چاروں کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (1)

﴿2﴾ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَذِلَّ أَوْ أُذَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْھَلَ أَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں گمراہ کروں یا گمراہ کیا جاؤں، ذلیل کروں یا ذلیل کیا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، یا میں جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔ (2)

---

1 ... مسند الشہاب، 2/332، رقم: 1466، مؤسسۃ الرسالہ

2 ... مسند الشہاب، 2/333، رقم: 1469، مؤسسۃ الرسالہ

مکتبہ اَفکارِ رضا

جوامع الکلم نبی صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

اَفکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER